ہفتہ وار رسالہ: 422
WEEKLY BOOKLET: 422

سورج اور چاند گرہن

صفحات: 21

حاجیوں کو ستانے والا 04
چاند اور سورج تیر رہے ہیں 10
چاند اور سورج گہن لگنے کی وجہ 11
غلط رسم و رواج 13

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

سورج اور چاند گرہن (1)

دعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”سورج اور چاند گرہن“ پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے پیارے پیارے سب سے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خواب میں زیارت سے مُشرّف فرما اور اُسے بے حساب بخش کر جنّت الفردوس میں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوسی بنا۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

بارگاہِ رسالت میں روزانہ حاضر ہو کر سلام عرض کرتے

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ علیُّ المرتضٰی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں ہر روز سحری کے وقت حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا اور عرض کرتا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ۔ (نسائی، 3/208، حدیث:1210)

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام   شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ظاہری زندگی مبارک میں سورج گرہن

صحابیِ رسول حضرتِ عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سے رِوایت ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زمانۂ مبارک میں (سخت گرمی کے دِنوں میں) سورج کو گرہن لگا تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نماز پڑھی (دَورانِ نماز ہی نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تھوڑا سا

1 ... دعوتِ اسلامی کا شعبہ ”علمِ فلکیات“ شعبان شریف 1431 ہجری مطابق 14 جولائی 2010 میں بنا، اَلحمدُ لِلّٰہ! اِس شعبے نے دنیا بھر کے 3500 شہروں کے اوقاتِ نماز اور سحر و افطار کے نقشہ جات تیار کئے ہیں اور دعوتِ اسلامی کی مجلس I.T کے تعاون سے 20 سال قبل ایک سافٹ ویئر تیار کیا، آپ اس ایپ میں دنیا کے تقریباً 27 لاکھ مقامات کے اوقاتِ نماز و سَمتِ قِبلہ حاصل کرسکتے ہیں۔ اس ایپ کو ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے یہ QR کوڈ اسکین کریں

www.dawateislami.net

آگے بڑھے پھر تھوڑا سا پیچھے ہٹے، نماز کے بعد) صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کی: یَارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہم نے دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) اپنی جگہ سے کسی چیز کو پکڑ رہے تھے پھر ہم نے دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پیچھے ہٹے۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مجھے جنّت دِکھائی گئی تو مَیں اس میں سے ایک خوشہ توڑنے لگا اگر مَیں اس خوشے کو توڑ لیتا تو تم رہتی دُنیا تک اس میں سے کھاتے رہتے پھر مجھ پر جَہنّم پیش کی گئی تو مَیں اس ڈر سے پیچھے ہٹا کہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے، مَیں نے اس میں ایک لمبی کالی عورت کو دیکھا جسے بِلّی کی وجہ سے عذاب دیا جارہا تھا کہ اس نے ایک بِلّی کو قید کردیا، نہ اسے کھانا کھلایا، نہ اسے پانی پلایا اور نہ ہی آزاد کیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی اور میں نے جہنم میں ابو ثَمامہ عَمرو بِن لُحَیّ کو دیکھا کہ اپنی آنتوں کو جہنّم میں گھسیٹ رہا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سورج اور چاند کو کسی بڑی شخصیت کی موت کے سبب گہن لگتا ہے تو سُن لو کہ سورج اور چاند اللہ پاک کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو اللہ پاک تمہیں دکھاتا ہے، جب تم انہیں گہن لگا دیکھو تو نماز پڑھو حتّٰی کہ گہن کھل جائے۔

(بخاری، 1/265، حدیث:748۔ مسلم، ص351، حدیث:2100۔ مسند ابی داؤد طیالسی، ص241، حدیث:1754 مفہوماً وملخصاً)

شوہر کی ناشُکری

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ (اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے) پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَیں نے آج کی طرح کوئی خوفناک مَنظر کبھی نہ دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی، عورتیں ہیں، عرض کی، کیوں یارسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)؟ فرمایا: کہ کفر کرتی ہیں، عرض کی گئی: اللہ پاک کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: شوہر کی ناشُکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتی ہیں، اگر تم ان میں

www.dawateislami.net

سے کسی کے ساتھ عمر بھر احسان کرو پھر ذرا سی بات (خلافِ مزاج) دیکھیں گی تو کہیں گی: میں نے کبھی کوئی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں۔(بخاری،1/ 360،حدیث:1052)

یہ گَہَن کب لگا تھا؟

خلیفۂ مفتیِ اعظم،شارحِ بخاری حضرتِ علّامہ شریفُ الحق اَمجدی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: جس دِن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صاحبزادے حضرتِ سیّدنا ابراہیم رضی اللہُ عنہ کا وِصال ہوا تھا اس دن یہ گَہَن لگا تھا۔(نزہۃ القاری،2/ 625،تحت الحدیث:632)

سُلطانِ دوعالَم کی حکومت

جنّت سے خوشہ توڑنے والی حدیثِ پاک کی شرح میں حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جنّت اور وہاں کے پھلوں وغیرہ کے مالِک ہیں کہ خوشہ توڑنے سے ربّ نے منع نہ کیا،(بلکہ) خود نہ توڑا، کیوں نہ ہو کہ ربّ کریم فرماتا ہے:﴿اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ۝۱﴾ ”ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں“ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو کوثر کا پانی بارہا پلایا۔ دوسرے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ربّ کریم نے وہ طاقت دی ہے کہ مدینے میں کھڑے ہو کر جنت میں ہاتھ ڈال سکتے ہیں اور وہاں تَصَرُّف کرسکتے ہیں، جن کا ہاتھ مدینے سے جنت میں پہنچ سکتا ہے کیا ان کا ہاتھ ہم جیسے گنہگاروں کی دَستگیری کے واسطے نہیں پہنچ سکتا اور اگر یہ کہو کہ جنّت قریب آگئی تھی تو جنّت اور وہاں کی نعمتیں ہر جگہ حاضر ہوئیں۔ بہر حال اِس حدیث سے یا حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو حاضر ماننا پڑے گا یا جنّت کو۔(مراٰۃ المناجیح،2/ 382)

ہاتھ اُٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم! ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم

(حدائقِ بخشش،ص83)

www.dawateislami.net

حاجیوں کو ستانے والا

اوپر بیان کی گئی روایت میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک عورت کو بِلّی پر ظلم کرنے کے سبب اور عَمْرو بِن لُحَیّ نامی شخص کو دیکھا، یہ زمانۂ جاہلیت میں ایک شخص تھا، اس کے پاس ایک چھڑی تھی جس سے وہ حاجیوں کی چیز چَھڑی کی مونٹھ (یعنی مڑے ہوئے سِرے) سے کھینچ لیا کرتا تھا اگر حاجی کو پتا چل جاتا کہ میری چیز کسی نے کھینچ لی تو کہہ دیتا کہ تمہاری چیز میری چھڑی کی مونٹھ سے لگ گئی اور اسے پتا نہ چلتا تو یہ چیز اٹھا لے جاتا اسے صاحبِ مِحْجَن کہتے ہیں۔

یہ بھی یاد رکھئے کہ بِلا وجہ شرعی جانوروں کو تکلیف پہنچانا، مارنا ناجائز و گناہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ والدین کو چاہیئے کہ چھوٹے بچوں کو سمجھائیں جو خواہ مخواہ چیونٹیوں، مکّھیوں اور کتّے، بِلّیوں وغیرہ کو تکلیف پہنچا کر اُن کی چیخ پُکار یا تکلیف سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں۔ میرے پیر و مرشد، امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ اپنے کلام میں بچّوں کو کچھ یوں نصیحتیں فرماتے ہیں:

مَت کُتّے بِلّی کو مارو   تڑپیں گے بے چارے بچو!
کیڑوں کو بے کار نہ مارو   اچھے بچو! پیارے بچو!
چیونٹی کو بے کار نہ مارو   اچھے بچو! پیارے بچو!
ہو جائے عطّار کی بخشش   مِل کے دعا دو سارے بچو!

(غیر مَطبُوعہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سب جہاں تیرے لئے ہے اور تُو خدا کے واسطے

اللہ پاک کی مخلوقات میں غور و فکر کرنے میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں،

اللہ پاک اپنے پیارے پیارے آخری نبی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر نازل کی ہوئی روشن کتاب قراٰنِ کریم کے پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 190 میں فرماتا ہے:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لئے۔

صُوفیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی کی فکر ہزار سال کے اس ذکر سے افضل ہے جو بغیر فکر کے ہو۔ (تفسیر صراط الجنان، پ17، الانبیاء، تحت الآیۃ: 32، 6/316)

سورۂ رحمٰن میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿ اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ ﴾ (پ27، الرحمٰن: 5)

ترجمۂ کنزُالایمان: "سورج اور چاند حساب سے ہیں۔"

اللہ پاک نے اِس آیت میں آسمانی نعمتوں میں دو ایسی نعمتیں بیان فرمائیں جو ظاہری طور پر نظر آتی ہیں اور وہ نعمتیں سورج اور چاند ہیں، ان نعمتوں کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر سورج نہ ہوتا تو اندھیرا کبھی ختم ہی نہ ہوتا اور اگر چاند نہ ہوتا تو بہت ساری ظاہری نعمتیں ختم ہو کر رہ جاتیں اور ان کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ سورج اور چاند مُعَیَّن (یعنی مقرّر) اندازے کے ساتھ اپنے اپنے بُروج اور مَنازل میں حرکت کرتے ہیں کیونکہ اگر سورج حرکت کرنے کے بجائے ایک ہی جگہ کھڑا رہے تو اس سے کوئی بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور اگر اس کی گردش لوگوں کو معلوم نہ ہو تو وہ معاملات ٹھیک طرح سے سرانجام نہیں دے سکتے اور ان کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اَوقات کے حساب سالوں اور مہینوں کا شمار انہیں کی رفتار سے ہوتا ہے۔ (تفسیر کبیر، پ27، الرحمٰن، تحت الآیۃ: 5، 10/339۔ تفسیر مدارک، پ27، الرحمٰن، تحت الآیۃ: 5، ص1191، ملتقطاً)

www.dawateislami.net

سورج، چاند اور ستارے اللہ کریم کی نعمت اور بڑی مخلوق ہیں۔ اللہ پاک نے اِن میں ہمارے لئے بے شمار فوائد رکھے ہیں۔ فلکیاتی رپورٹس کے مطابق سال 2025 کا دوسرا چاند گرہن (جو پاکستان میں بھی نظر آئے گا) 7 ستمبر کو پاکستانی وقت کے مطابق رات کے 9 بج کر 27 منٹ پر شروع ہو گا۔ رات کے 11 بج کر 12 منٹ پر یہ مکمل چاند گہن اپنے عروج پر پہنچے گا جبکہ رات کے 12 بج کر 57 منٹ پر یہ چاند گرہن ختم ہو جائے گا جبکہ اسی سال کا دوسرا سورج گرہن 21 ستمبر کو پاکستانی وقت کے مطابق رات کے 10 بج کر 30 منٹ پر شروع ہو گا۔ رات کے 12 بج کر 42 منٹ پر یہ اپنے عروج پر پہنچے گا جبکہ رات کے 2 بج کر 54 منٹ پر سورج گرہن ختم ہو جائے گا لیکن یہ سورج گرہن پاکستان میں نہیں دیکھا جاسکے گا۔

دعوت اسلامی کا شعبہ فلکیات دنیا بھر کے سورج اور چاند گہن کی فلکیاتی رپورٹس مکمل ریسرچ کے ساتھ پیش کرتا ہے، تفصیلات کے لئے انہیں دیکھا جا سکتا ہے۔
شعبہ فلکیات کا یوٹیوب چینل وزٹ کرنے کے لیے اس کیوآر کوڈ کو اسکین کیجیے۔

سورج گرہن اور چاند گرہن کسے کہتے ہیں؟ عوام میں سورج گرہن اور چاند گرہن کے متعلّق کیا کیا غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں؟ چاند گرہن اور سورج گرہن کی کیا حقیقت ہے؟ ہمارا پیارا دین اسلام اِس کے بارے میں کیا فرماتا ہے؟ دنیا میں لوگ اِس موقع پر مختلف انداز سے لطف اندوز ہوتے (یعنی Enjoy کرتے) ہیں، ہمارے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسے موقع پر کیا کیا کرتے تھے؟ اِن دلچسپ اور اَہم معلومات پر مشتمل یہ رسالہ ”سورج گرہن اور چاند گرہن“ پڑھیے، اِن شاءَ اللہ معلومات

میں اضافہ ہوگا۔ سال کے مختلف مہینوں اور دِنوں میں چاند گرہن اورسورج گرہن کے مواقع آتے رہتے ہیں، عموماً سال میں دو مرتبہ سورج گرہن اور دو مرتبہ چاند گرہن ہوتا ہے اِن دِنوں میں اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے بالخصوص یہ رسالہ تقسیم کیجئے اور خوب ثواب کمایئے۔ اللہ کریم ہمیں اپنی مَعرِفت (یعنی پہچان) نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

عذاب کے آثار ڈراوا ہیں

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ پاک تنہا جو چاہے کرتا ہے، لیکن وہ عذاب کے اسباب بھی بناتا ہے اور رحمت کے اسباب بھی بناتا ہے، عذاب کے اسباب سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تاکہ وہ توبہ کریں اور اللہ پاک کی بارگاہ میں گڑگڑائیں جیسے سورج گرہن اور چاند گرہن اللہ پاک کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن سے وہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تاکہ توبہ کرنے والوں کی جانچ فرمائے اس سے معلوم ہوا کہ سورج گرہن اور چاند گرہن وہ سبب ہیں جن سے عذاب آنے کا خوف ہوتا ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ بی بی عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا کو حکم فرمایا کہ وہ چاند کے شر سے اللہ پاک کی پناہ مانگیں اور ارشاد فرمایا: "یہ اندھیرا ڈالنے والا ہے جب ڈوبے۔" (ترمذی، 5/240، حدیث:3377)

اللہ پاک نے "اندھیرا ڈالنے والا جب ڈوبے" اس کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، یہ رات ہے جب اندھیرا ہو جائے کیونکہ اس وقت انسانی و جِنّاتی شیطان پھیل جاتے ہیں۔ چاند سے پناہ مانگنے کا حکم اس لئے ہے کہ یہ رات کی نشانی ہے اور اس بات میں اشارہ ہے کہ رات کا ڈراؤنا شر چاند نکل آنے سے دُور نہیں ہو جاتا اور دن کی طرح نہیں

www.dawateislami.net

ہو جاتا بلکہ چاندنی رات میں بھی خُدا کی پناہ مانگی جائے۔(لطائف المعارف، ص 145)

سورج گرہن کے حوالے سے دلچسپ معلومات

سورج گہن کا سبب اہلِ ہیئت یہ بتاتے ہیں کہ چاند، سورج اور زمین کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ صرف چاند کی اٹھائیس یا انتیس تاریخ کو ہو سکتا ہے، دوسری تاریخوں میں مُحال ہے اس لیے چاند کی دس یا چار یا چودہ کو سورج گہن ہونا محال ہے۔

شارحِ بخاری حضرتِ علّامہ شریف الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عام عادت کی وجہ سے یہی صحیح ہے مگر اللہ پاک اس پر قادر ہے کہ وہ سورج گہن عام عادت کے بغیر لگا دے بلکہ میرا گمان یہ ہے کہ اس گہن کے لگنے پر لوگوں کا جو گمان ہوا کہ حضرتِ ابراہیم رضی اللہُ عنہ کے اِنتِقال شریف کی وجہ سے لگا ہے، اسی وجہ سے اٹھائیس یا اُنتیس کے بجائے دس کو لگا تھا۔ دس کو گہن لگنے کا کوئی سببِ عادی نہیں تھا تو لوگوں نے وہ گمان کیا۔

(نزہۃ القاری، 2/625، تحت الحدیث:632)

سورج، چاند اور ستارے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سورج اللہ کریم کی نعمت ہے ، اِس سے روشنی کے ساتھ ساتھ سردیوں میں دُھوپ حاصل کی جاتی ہے۔ سورج کی تَپِش (یعنی گرمی) سے فصلیں پکتی ہیں جو انسان کی غذا بنتی ہے۔ چاند بھی اللہ کریم کی نعمت ہے۔ سورج زمین سے کئی گنا زیادہ بڑا ہے باعتبارِ قُطر سورج زمین سے 109 گنا بڑا جبکہ چاند زمین سے 14 گنا چھوٹا ہے اور زمین سے سورج اوسطاً 15 کروڑ کلو میٹر جبکہ چاند 4 لاکھ کلو میٹر دور ہے، سورج کی روشنی گرم جبکہ چاند کی روشنی ٹھنڈی ہوتی ہے۔ دن میں سورج اور رات کے اندھیرے

www.dawateislami.net

میں چاند سے روشنی حاصل کی جاتی ہے، جدید ٹیکنالوجی کے اِس دَور سے پہلے، لوگ چاند ستاروں کی مدد سے راستے پہچانتے اور ان کی روشنی میں سفر کیا کرتے تھے۔

حکم کے پابند

اللہ پاک کی طرف سے عطا کی گئی ڈیوٹی کے مطابق سورج، چاند اور ستارے اپنے اپنے مَحْوَر میں گردِش کرتے (یعنی اپنی حُدود میں گھومتے) رہتے ہیں اور اُس کے حکم سے ذرہ بھر بھی باہر نہیں جاتے جیسا کہ پارہ 8، سورۃُ الْاَعْراف کی آیت نمبر 54 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۵۴﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: ”رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اُس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا۔“ ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝۲

(پ13، الرعد:2)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور سورج اور چاند کو مسخر کیا ہر ایک ایک ٹھہرائے ہوئے وعدہ تک چلتا ہے اللہ کام کی تدبیر فرماتا اور مُفَصَّل نشانیاں بتاتا ہے کہیں تم اپنے رب کا ملنا یقین کرو۔

تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے: یعنی اپنے بندوں کے مَنافع اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا اور وہ حکم کے مطابق گردش میں ہیں۔ سورج اور چاند میں سے ہر ایک، ایک مقرّر کئے ہوئے وعدے یعنی دنیا کے فنا ہونے تک چلتا رہے گا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ”اَجَلٍ مُّسَمًّى“ سے سورج

www.dawateislami.net

اور چاند کے درجات اور مَنازِل مُراد ہیں یعنی وہ اپنے مَنازِل اور دَرَجات میں ایک حد تک گردش کرتے ہیں اس سے تَجاوُز نہیں کر سکتے۔ اس کی تحقیق یہ ہے کہ اللہ پاک نے سورج اور چاند میں سے ہر ایک کے لئے حرکت میں تیزی اور آہستگی کی ایک مخصوص مقدار کے ساتھ خاص جِہت کی طرف خاص گردش مُقرَّر فرمائی ہے۔

(تفسیر صراط الجنان، پ13، الرعد، تحت الآیۃ:2، 5/75)

چاند اور سورج تیر رہے ہیں

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَؕ-كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ(۳۳) (پ17، الانبیاء، 33)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور وہی ہے جس نے بنائے رات اور دن اور سورج اور چاند ہر ایک ایک گھیرے میں پَیر(تیر)رہاہے۔

یہ سب ایک گھیرے میں ایسے تیر رہے ہیں جس طرح تیراک پانی میں تیر تا ہے۔

(تفسیر خازن، پ17، الانبیاء، تحت الآیۃ:33، 3/276)

سورج خادِم تو چاند ملازِم

ہمارے آقا و مولیٰ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بَعَطائے پروردگار، دونوں جہانوں میں مالک و مختار ہیں اور چاند، سورج آپ کے تابعِ فرمان (یعنی فرمانبردار) ہیں۔ میرے آقا امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے نعتیہ کلام میں عرض کرتے ہیں:

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا اُلٹے قدم
تیری اُنگلی اُٹھ گئی مہ کا کلیجا چِر گیا

(حدائقِ بخشش، ص52)

شرحِ کلامِ رضا: میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مقامِ صَہبا پر جب مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ

www.dawateislami.net

کو خدمتِ عالی میں رہنے کے سبب نمازِ عصر نہ پڑھنے کی وجہ سے غروبِ آفتاب کے وقت غمزدہ دیکھا تو دوجہاں کے سردار، اللہ پاک کی عطا سے بااختیار آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سورج کو حکم دیا، وہ فوراً واپس آگیا اور جب کفّارِ مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے چاند کے دو ٹکڑے کرنے کے معجزے کا مُطالبہ کیا تو مِہر و ماہ (یعنی سورج اور چاند) کے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اشارہ پاکر چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

(حدائقِ بخشش، ص154)

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ شاید اشعارِ رضا سے روشنی لیتے ہوئے لکھتے ہیں:

چاند دو ٹکڑے ہوا صدقے گیا — جب اشارہ مصطفٰے کا پاگیا
پاکے مرضی سَرورِ کونین کی — ڈوبا سورج پھر پلٹ کر آگیا

(وسائلِ بخشش، ص206)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

خطبے میں ”اَمّا بَعْدُ“ کہنا

صحابیِ رسول حضرتِ سَمُرہ بِن جُندُب رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سورج گہن کے وقت خطبہ دیا اور اُس میں ”اَمَّا بَعْدُ“ فرمایا۔ (نسائی، ص260، حدیث:1498)

چاند اور سورج گہن لگنے کی وجہ

یہ چاند و سورج کی گردش پر مُنْحَصِر ہے۔ اپنی حالت کے اعتبار سے زمین اور چاند تاریک ہیں اور یہ دونوں سورج سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ سال میں عموماً دو مرتبہ

www.dawateislami.net

زمین کی سیدھ میں ایک ہی رخ پر سورج اور چاند اس طرح آجاتے ہیں کہ چاند آڑ بن جاتا ہے اور سورج کی روشنی کو زمین کے بعض حصّوں پر پہنچنے نہیں دیتا جس سے زمین والوں کو سورج کُلّی یا جُزْوِی طور پر تاریک دکھائی دیتا ہے یہ سورج گرہن کہلاتا ہے اسی طرح سال میں عموماً دو مرتبہ زمین کے ایک طرف سورج اور دوسری طرف چاند ایک سیدھ میں اس طرح آجاتے ہیں کہ زمین آڑ بن جاتی ہے اور سورج کی روشنی کو چاند پر کُلّی یا جُزْوِی طور پر پہنچنے نہیں دیتی جس سے زمین والوں کو چاند کُلّی یا جُزْوِی تاریک دکھائی دیتا ہے یہ چاند گرہن کہلاتا ہے۔

مکمل سورج گرہن

مکمل سورج گرہن اُس وقت لگتا ہے جب چاند کا فاصلہ زمین سے اِتنا کم ہو کہ جب وہ سورج کے سامنے آئے تو سورج مکمل طور پر چاند کے پیچھے چھپ جائے۔ اس میں سورج کے مکمل چھپ جانے کی وجہ سے کچھ اندھیرا ہو جاتا ہے اور دن کے وقت ستارے نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ کہتے ہیں ایک مقام پر زیادہ سے زیادہ سات منٹ چالیس سیکنڈ کے لیے ایسا ہو سکتا ہے۔ مگر عام طور پر اس کا دورانیہ اس سے کہیں کم ہوتا ہے۔

چاند گرہن

جب زمین کے ایک جانب چاند اور دوسری جانب سورج آجائے (یہ عموماً چودھویں رات (یعنی Full Moon) میں ہوتا ہے) تو بعض اوقات زمین کا سایہ جزوی یا کُلّی چاند پر پڑتا ہے اور چاند تاریک نظر آنے لگتا ہے۔ اِسے چاند گرہن کہتے ہیں۔ چاند گرہن کبھی جُزْوِی اور کبھی کُلّی ہوتا ہے۔ جُزوِی کی دو قسمیں ہیں: پہلی گہرا سایہ (Umbral)، دوسری ہلکا سایہ (Penumbral)، گہرے سایے والا چاند گہن نظر آتا ہے جبکہ ہلکے سایے والا چاند گہن

www.dawateislami.net

نظر نہیں آتا، شرعی اعتبار سے صرف گہرے سایے والے گہن پر ہی نماز ہے۔

غلط رسم و رواج

سورج گرہن اور چاند گرہن کے بارے میں لوگوں کے مختلف عقائد و نظریات پائے جاتے ہیں، بعض مذاہب اِسے منحوس سمجھتے ہیں اور بعض کے نزدیک یہ اللہ پاک کے ناراض ہونے کی علامت ہے۔ ❀ کسی کا عقیدہ ہے کہ چاند اور سورج پہلے انسان تھے، انہوں نے بھنگیوں، چماروں سے کچھ قرض لیا اور ادا نہ کیا اس سزا میں انہیں گرہن لگتا ہے۔ چنانچہ ہندو گرہن کے وقت بھنگیوں کو خیرات دیتے ہیں اور مانگنے والے بھنگی بھی کہتے ہیں کہ سورج مہاراج کا قرض چکاؤ۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/379) ❀ اور کہیں گرہن کے بارے میں یہ خیال ہے کہ گرہن اس وقت لگتا ہے جب سورج کو بَلائیں اور خوفناک جانور نِگل لیتے ہیں، ایک ویب سائٹ سے لی گئی معلومات کے مطابق جب بھی چاند کو گرہن لگتا تو قدیم چِین کے لوگ اکھٹے مل کے پوری قوّت سے شور مچاتے تھے، ان کا عقیدہ تھا کہ چاند کو ایک بہت بڑا اژدھا کھا رہا ہے، ہمارا یہ شور چاند کو بچانے کی کامیاب کوشش ہے۔ چاند گرہن اپنے وقت پر خَتْم ہو جاتا لیکن یہ لوگ اپنی کامیابی سمجھ کر اس کا جشن مناتے اور اگلی دفعہ پہلے سے زیادہ شور مچایا کرتے ❀ لوگوں کا ایک غَلَط خیال یہ بھی ہے کہ جب سورج یا چاند کو گرہن لگتا ہے تو حاملہ گائے، بھینس، بکری اور دیگر جانوروں کے گلے سے رسی یا زنجیر کھول دینی چاہئے تاکہ ان پر بُرا اثر نہ پڑے ❀ بعض علاقوں میں گرہن کے وَقت کمزور عقیدے والے خود کو کمروں میں بند کر لیتے ہیں تاکہ بَقَوْل ان کے وہ گرہن کے وَقْت خارِج ہونے والی نقصان دہ لہروں سے بچ سکیں ❀ بعض معاشروں میں جس دن

www.dawateislami.net

گرہن لگتا ہے اکثر لوگ کھانا پکانے سے گُریز کرتے ہیں کیونکہ ان کا خیال ہے کہ گرہن کے وَقت خطرناک جراثیم پیدا ہوتے ہیں ❀ کئی مشرقی ملکوں میں عِلْمِ نُجوم کے ماہرین سورج گرہن سے مُنسلِک پیشین گوئیاں کرتے ہیں جن میں کسی تباہی یا نقصان کی نشان دہی کی جاتی ہے، مثلاً چوری، اِغْوا، قتل وغارت، خودکُشیاں اور تشدد کے واقعات بِالخُصوص خواتین کی اَمْوات میں اِضافہ، لاقانونیت اور بے انصافی کے واقعات کثرت سے ہونے کی پیشین گوئی کی جاتی ہے۔ الغرض دنیا میں سورج گرہن، چاند گرہن کے بارے میں مختلف قسم کے تأثرات رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔ گرہن کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا۔ عرب معاشرے میں بھی سورج اور چاند گرہن کے متعلق عام خیال تھا کہ یہ کسی بڑے واقعہ مثلاً کسی کی وفات یا پیدائش پر وقوع پذیر ہوتا ہے۔ جب دنیا کے نقشے پر اسلام کی اِنقلابی دعوت اُبھری تو اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان وہموں کو خَتْم کیا۔ جس دن حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہُ عنہ انتقال کر گئے اُسی دن سورج میں گہن لگا۔ بعض لوگوں نے خیال کیا کہ یہ حضرت ابراہیم رضی اللہُ عنہ کے غم میں واقع ہوا ہے چنانچہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے لوگوں کو سورج گہن کی نماز پڑھنے کے بعد خطبہ دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ پاک کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں گرہن کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا۔ لٰہذا جب تم اسے دیکھو تو اللہ پاک کو پُکارو، اس کی بڑائی بیان کرو، نماز پڑھو اور صدقہ دو۔

(بخاری، 1/ 357،363، حدیث: 1044،1060، ملخصاً)(بدشگونی، ص78 تا 81)

اسلام، گرہن کے بارے میں کیا فرماتا ہے؟

اسلام اِن لَغْویات (یعنی فضولیات) سے علیحدہ ہے، اسلام کے مطابق یہ اللہ کی قدرت

www.dawateislami.net

کی نشانیاں ہیں اللہ پاک جب چاہے چاند سورج کو نورانی کر دے اور جب چاہے ان کا نور چھین لے۔(مراۃ المناجیح، 379/2) اللہ پاک اِس پر قادر ہے کہ جب چاہے چاند کا نور سَلب فرمادے بغیر اس کے کہ سورج اور چاند کے درمیان زمین حائل ہو جو کہ چاند گرہن کا سبب ہے۔

سورج گرہن اور حامِلہ عورت

مغربی ملک میں رہنے والی ایک دنیاوی تعلیم یافتہ عورت سورج گرہن سے چند روز پہلے سَخت پریشان تھی کیونکہ اس کے ہاں پہلے بچے کی وِلادت ہونے والی تھی اور اس سے پہلے سورج گرہن کے بچے پر مُمکِنہ اَثْرات کا خوف اسے تشویش میں مبتلا کیے ہوئے تھا، اس نے اپنی ڈاکٹر سے پوچھنے کے لیے فون کیا کہ کیا بچے کو گرہن کے اثرات سے بچانے کے لیے اس سے پہلے ولادت ممکن ہے؟ ڈاکٹر نے اسے دِلاسا دیتے ہوئے سمجھایا کہ اسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور گرہن کے اثرات کی حقیقت وہم ہے۔(بدشگونی، ص79)

❀ گرہن کے وَقْت حاملہ خواتین کو کمرے کے اندر رہنے اور سبزی وغیرہ نہ کاٹنے کی ہدایت کی جاتی ہے تاکہ ان کے بچّے کسی پیدائشی نَقْص کے بغیر پیدا ہوں ❀ گرہن کے وَقْت حاملہ خواتین کو سلائی کڑھائی سے بھی منع کیا جاتا ہے کیونکہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے بچّے کے جسم پر غَلَط اثر پڑ سکتا ہے۔ آیئے! امیرِ اہلِ سنّت سے کئے گئے ایک سوال کی روشنی میں معلوم کرتے ہیں کہ کیا واقعی سورج گرہن کے اثرات کا حاملہ عورت پر کچھ اثر پڑتا ہے یا نہیں۔(بدشگونی، ص79)

سوال: کیا حاملہ عورت یا اس کی اَولاد پر سورج گرہن یا چاند گرہن کا کوئی اثر پڑتا ہے؟

جواب: یہ بات مشہور ہے کہ اگر عورت چاند گرہن میں قینچی چلائے گی تو بچّے کے ہونٹ

www.dawateislami.net

کٹ جائیں گے یا فُلاں مُعاملہ ہو جائے گا وغیرہ۔ یاد رکھیے! اس طرح کے جو بھی مُعاملات ہیں شریعت ان کی حوصلہ اَفزائی نہیں کرتی البتّہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کے ہاں اِتفاق سے کوئی ہونٹ کٹا بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ اس کی ماں نے چاند گرہن میں قینچی چلائی تھی حالانکہ اس کی کوئی شرعی حقیقت نہیں ہے۔(ملفوظات امیر اہل سنت،3/40)

سورج گرہن اور چاند گرہن کے وقت کیا کرنا چاہئے؟

قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ پتا چلا کہ سورج گہن ہو یا چاند گہن یہ مواقع لُطف اندوز ہونے یا جشن منانے کے نہیں ہیں، بعض لوگ سورج گرہن کا (مخصوص شیشوں کے ذریعے) نظارہ کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ گرہن کے وَقت سورج کو براہِ راست دیکھنے سے آنکھ کی بینائی بھی جاسکتی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ایسے موقع کو گناہوں اور غفلت میں گزارنے کی بجائے دوڑ کر اللہ پاک کو یاد کریں، گناہوں سے سچی توبہ کر کے راہِ سنت پر چلنے کا پکّا ارادہ کریں۔ قیامت کے لئے صُور پھونکے جانے والے وقت کو یاد کریں کہ جب چاند، سورج اور ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ سورج گرہن، چاند گرہن کی نماز ادا کریں۔ سورج گرہن کی نماز کو "نمازِ کُسوف" اور چاند گرہن کی نماز کو "نمازِ خُسوف" کہا جاتا ہے۔ کُسوف کے معنٰی ہیں حالت کا بدلنا اور خَسَف کا معنی ہے: دَھنس جانا، اصطلاح میں چاند گرہن کو خسوف اور سورج گرہن کو کسوف کہتے ہیں کیونکہ اس وقت چاند، سورج دھنسا ہوا محسوس ہوتا ہے۔(مراٰۃ المناجیح،2/379) فقہائے کرام سورج گہن کو کسوف اور چاند گہن کو خسوف کہتے ہیں مگر ایک کا دوسرے میں استعمال بھی حدیثِ پاک میں آیا ہے۔ (نزہۃ القاری،2/623)

دُعا و اِستِغفار کیجئے!

صحابیِ رسول حضرتِ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ

www.dawateislami.net

علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک زمانے میں ایک مرتبہ آفتاب میں گہن لگا، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام ور کوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا: اللہ پاک کسی کی موت وحیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا لیکن ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہٰذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر و دُعا و اِستِغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔ (بخاری، 1/363، حدیث:1059) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ صحابیِ رسول حضرتِ سَمُرہ بن جُندُب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے گہن کی نماز پڑھائی۔ (ابن ماجہ، 2/93، حدیث:1264)

ایک سے زیادہ بار گہن کی نمازیں پڑھائیں

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مدینۂ پاک میں ایک سے زیادہ بار گہن کی نماز پڑھائی ہیں، جیسا کہ مختلف روایات سے ظاہر ہوتا ہے نیز ایک بار مکۂ پاک میں زم زم شریف کے سائبان میں بھی گہن کی نماز ادا فرمائی ہے۔ (نزہۃ القاری، 2/631)

حضرتِ عبدالرّحمٰن بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مَیں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زندگی میں مدینے میں تیر اَندازی کر رہا تھا کہ سورج گرہن ہوگیا، مَیں نے تیر پھینک دیئے اور سوچا کہ رب کی قسم میں دیکھوں گا کہ سورج گہن میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کیا واقعہ پیش آیا، مَیں وہاں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نماز میں ہاتھ اٹھائے کھڑے تھے، آپ تَسْبِیح، تَہْلِیْل و تَکْبِیْر اور حمد کہہ رہے تھے، دعا مانگ رہے تھے حتّٰی کہ سورج سے گرہن کُھل گیا، جب گرہن کھل گیا تو آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعت نماز ادا کی۔[2] (مسلم، ص354، حدیث:2118)

2 . . . حضرتِ عبدالرّحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نماز کی حالت میں پایا (آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے) پہلی رکعت گہن کی حالت میں اور دوسری رکعت گہن کھلنے کے بعد ادا فرمائی۔

(شرح مسلم للنووی، جز:6، 3/217)

www.dawateislami.net

شرحِ حدیث: حدیثِ پاک کے اس حصّے "میں دیکھوں گا کہ سورج گہن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کیا واقعہ پیش آیا" کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: یعنی حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) اس وقت کیا کررہے ہیں تاکہ میں خود بھی وہ عمل کیا کروں اور لوگوں کو تبلیغ بھی کروں۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے نمازِ گرہن میں دیر تک تسبیح و تہلیل وغیرہ کی پھر سورۂ فاتحہ وغیرہ پڑھ کر رکوع سجدہ وغیرہ کر کے سلام پھیر دیا۔(مراٰۃ المناجیح،2/385)

احکامِ شَرع پر مجھے دے دے عمل کا شوق پیکر خلوص کا بنا یاربِّ مصطفٰے

(وسائلِ بخشش، ص131)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خوب سے خوب نیکیاں کرنے کا وقت

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کی شہزادی، تمام مسلمانوں کی پیاری پیاری امّی جان حضرتِ بی بی عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا کی بہن حضرتِ بی بی اَسماء رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے آفتاب گہنے میں غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔(بخاری،1/362،حدیث:1054) کہ اس وقت غلام آزاد کیے جائیں کیونکہ اِعتاق اور تمام قسم کی خیرات سے عذاب دفع ہوتا ہے۔(مراٰۃ المناجیح،2/386)

امام بدرُالدّین عینی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا مستحب ہے اور اس کا سبب لوگوں کو بھلائی کے کاموں کا شوق دینا ہے۔
(عمدۃ القاری،5/330)

امام ابنِ بَطّال رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک بندوں کو اپنی نشانیوں کے ذریعے ڈراتا ہے تاکہ وہ نیک اعمال کرکے اللہ پاک کا قرب حاصل کریں جیسا کہ اس

www.dawateislami.net

موقع پر نماز، غلام آزاد کرنے اور صدقہ و خیرات کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔
(شرح ابنِ بَطال، 3/46)

تو ڈر اپنا عنایت کر رہیں اِس ڈر سے آنکھیں تر
مٹا خوفِ جہاں دل سے مٹا دنیا کا غم مولیٰ
(وسائلِ بخشش، ص98)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مسائلِ فقہیّہ

(بہارِ شریعت کے چوتھے حصّے سے سورج اور چاند گرہن کے متعلق کچھ دینی مسائل)

﴿1﴾ سورج گہن کی نماز سنّتِ مؤکّدہ ہے اور چاند گہن کی مستحب۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہوسکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خطبے کے سوا تمام شرائطِ جمعہ اس کے لیے شرط ہیں، وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے، وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں، گھر میں یا مسجد میں۔(بہار شریعت، 1/787، حصہ:4)

﴿2﴾ گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب آفتاب گہنا ہو، گہن چھوٹنے کے بعد نہیں اور گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اس پر ابر آجائے جب بھی نماز پڑھیں۔(بہار شریعت، 1/787، حصہ:4)

﴿3﴾ ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں، بلکہ دُعا میں مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دُعا ختم کر دیں اور مغرب کی نماز پڑھیں۔
(بہار شریعت، 1/787، حصہ:4)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر سورج گرہن عصر کے بعد یا نِصفُ النَّہار کے وقت لگے تو لوگ دعا کریں گے اور نماز نہیں پڑھیں گے، یعنی اس وجہ سے کہ ان دو (2) وقتوں میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 5/129)

www.dawateislami.net

﴿4﴾ یہ نماز اور نوافل کی طرح دو رکعت پڑھیں یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں نہ اس میں اذان ہے، نہ اقامت، نہ بلند آواز سے قراءت اور نماز کے بعد دُعا کریں یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں، خواہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار پر۔(بہارِ شریعت،1/ 788،حصہ:4)

﴿5﴾ اگر لوگ جمع نہ ہوئے تو ان لفظوں اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ سے پکاریں۔
(بہارِ شریعت،1/ 788،حصہ:4)

﴿6﴾ افضل یہ ہے کہ عید گاہ یا جامع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے اور اگر دوسری جگہ قائم کریں جب بھی حرج نہیں۔(بہارِ شریعت،1/ 788،حصہ:4)

﴿7﴾ اگر یاد ہو تو سورۂ بَقَرہ اور آلِ عمران کی مِثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و سُجود میں بھی طُول دیں(یعنی لمبا کریں) اور بعدِ نماز دُعا میں مشغول رہیں یہاں تک کہ پورا آفتاب کھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تَخْفِیف کریں(یعنی عام معمول کے مطابق پڑھیں لمبی نہ کریں) اور دُعا میں طول (یعنی دُعا دیر تک مانگیں)، خواہ امام قبلہ رُو دُعا کرے یا مقتدیوں کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو اور یہ بہتر ہے اور سب مقتدی آمین کہیں اگر دُعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے، دُعا کے لیے منبر پر نہ جائے۔
(بہارِ شریعت،1/ 788،حصہ:4)

﴿8﴾ سورج گہن اور جنازہ کا اجتماع ہو تو پہلے جنازہ پڑھے۔(بہارِ شریعت،1/ 788،حصہ:4)

﴿9﴾ چاند گہن کی نماز میں جماعت نہیں، امام موجود ہو یا نہ ہو بہر حال تنہا تنہا پڑھیں۔ امام کے علاوہ دو تین آدمی جماعت کر سکتے ہیں۔(بہارِ شریعت،1/ 788،حصہ:4)

امیرِ اہلِ سنّت نے سورج گرہن کی جماعت کروائی

امیرِ اہلِ سنّت کی خدمت میں دورانِ مدنی مذاکرہ چند بار سورج گرہن لگنے کا

www.dawateislami.net

تَذکِرہ ہوا، ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: زہے نصیب! عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں جَماعت قائم کرلیں، قُرب و جوار کے اِسلامی بھائی آجائیں گے نیز طلبائے کِرام اور اَساتذۂ کِرام کی اچّھی خاصی تعداد بھی ہمارے پاس ہے تو جَماعت ہوجائے گی۔ بہت پُرانی بات ہے، مجھے یاد پڑتا ہے کہ جن دِنوں میں ”نُور مسجد“ میں اِمامت کرتا تھا اُن دِنوں میں نے سورج گہن کی نماز کی جَماعت قائم کی ہے۔ باقی مسجدوں میں ایسا سُنا نہیں ہے اور اِس کا رَواج بھی نہیں ہے۔ مساجد کی کمیٹیاں اور جو اِمام صاحبان مجھے سُن رہے ہیں وہ سُورج گرہن کی نَماز کی جَماعت کی ترکیب کریں۔ ایسا ضروری نہیں ہے کہ 1000 آدَمی ہوں تبھی جَماعت ہوگی ورنہ نہیں، 10 یا 20 ہوں تب بھی جَماعت کریں، قبولیت کا دار و مَدار تھوڑے یا زِیادہ پر نہیں، اِخلاص پر ہے۔ اِس لئے مہربانی کرکے جَماعت کروائیں کیونکہ جَماعت اَفضل ہے۔ چاہیں تو عُلَمائے کِرام سے مشورہ بھی کرلیں۔ اِس کی جَماعت کے لئے آپ کو ٹائم کا اِعلان کرنا پڑے گا۔ بَھلے جماعت سے پہلے سورج گہن کے مسائل اور رِوایتیں بیان کریں، اِس دوران لوگ جمع ہوجائیں گے پھر آپ نَماز پڑھیں اور اللہ پاک کی بارگاہ میں گِڑگِڑا کر دُعا کریں۔ اِس سے فائدہ ہی ہوگا، کیونکہ یہ نیکی اور عِبادَت کا کام ہے۔ پاکستان سے باہر والے بھی اپنے اپنے مُلکوں میں وہاں کے وقت کے حساب سے ترکیب بنا کر مساجد میں ضرور سورج گہن کی جَماعت قائم کریں اور جب بھی ایسا معلوم ہوا کرے ہر بار ایسا ہی کیا کریں۔ اللہ کریم توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

الحمدُ للہ! 18 صفر شریف 1445 کو اس رسالے پر کام مکمل ہوا۔ اللہ کریم اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر دائمی رضامندی کا ذریعہ بنادے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

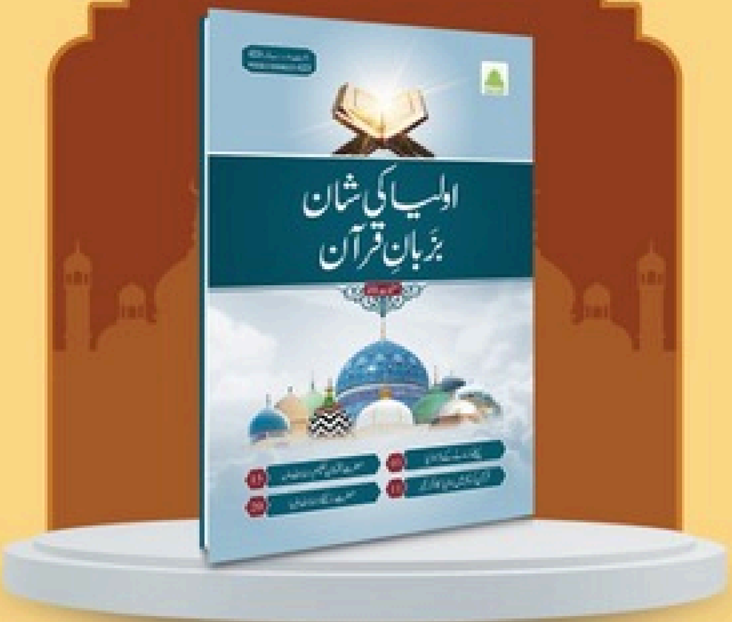

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net